رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منافق کی نمازِ جنازہ پڑھانے پر معترضین کے
اعتراضات کے جوابات پر ایک مفید رسالہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منافق کی نمازِ جنازہ
کیوں پڑھائی؟

مؤلف

علامہ محمد ظفر عطاری

اخبرنی اللہ فقال "استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين
مرة فلن يغفر الله لهم"

فقال سأزيده على سبعين قال فصلى عليه رسول الله
ﷺ وصلينا معه ثم انزل عليه ولا تصل على احد منهم مات ابدا
ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون.

(صحیح بخاری)

ترجمہ = حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب
عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا۔ تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے حضرت عبداللہ رضی
اللہ عنہ کو اپنی قمیص عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس قمیص میں اپنے والد عبداللہ بن
ابی کو کفن دیا جائے پھر حضور ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔
اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی کہ
آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے جا رہے ہیں جو منافق تھا۔

آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار عطا فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ "
آپ انکے لیئے مغفرت طلب فرمائیں یا نہ فرمائیں۔ اگر آپ ستر ۷۰ مرتبہ بھی
ان کی مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا "۔

حضور ﷺ نے فرمایا میں عنقریب ستر ۷۰ مرتبہ سے زیادہ مغفرت
طلب کرونگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد رسول اللہ ﷺ نے
عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ہم نے آپکی اقتداء میں اسکی نماز جنازہ ادا

اور اپنی طرف سے مدد کرنے کا یقین بھی دلایا۔

ابتدائے اسلام میں جب حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو عبداللہ بن اُبی دوران خطبہ کھڑا ہو جاتا اور آپکی اسطرح خوشامد کرتا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اللہ تعالیٰ آپکو فتح اور کامرانی عطا فرمائے۔ لیکن جنگ اُحد کے بعد جب اسکا منافقانہ پن ظاہر ہو گیا۔ تو اس نے پھر کسی مقام پر رسول اللہ ﷺ کے دوران خطبہ کھڑے ہو کر یہی الفاظ کہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ برداشت نہ کر سکے۔ اور غصے میں عبداللہ بن اُبی سے فرمایا بیٹھ جاؤ دشمن خدا تیرا کفر اب کسی صورت نہیں چھپ سکتا دیگر صحابہ کرام نے بھی اُسے طعن و تشنیع کی اس دوران یہ غصے میں آپے سے باہر ہو گیا اور مسجد سے نماز پڑھے بغیر نکل گیا راستے میں اسے کسی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور مغفرت کی دعا کروانے کا مشورہ دیا تو اس شقی و بدبخت نے کہا وہ میرے لیے دُعا مانگیں یا نہ مانگیں مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

محبوبہ محبوب خدا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غلیظ تہمت لگانے والا بھی یہی شخص تھا۔

غزوہ تبوک میں بھی اس نے لشکر اسلام میں شمولیت سے انکار کر دیا اور دیگر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارتا رہتا تھا۔

آخر یہ منافق ۹ ھ کو بیماری کی حالت میں واصل جہنم ہوا اور اس طرح دنیا ایک جسد ناپاک کے بوجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پاک ہو گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھائی

عن جابر یقول اتی النبی ﷺ قبر عبداللہ بن أبی فاخرجه من قبره فوضعه علی رکبتیه و نفث علیه من ریقه والبسه قمیصه فاللہ اعلم۔

(صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے آپ نے اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا۔ اور اپنی قمیص مبارک اسے پہنائی۔

ایک دوسری حدیث میں اسطرح ہے۔

عن ابن عمر قال لما توفی عبد اللہ بن ابی بن سلول جاء ابنه عبداللہ بن عبداللہ الی رسول اللہ ﷺ فسالهُ ان یعطیهُ قمیصه یکفن فیه اباهُ فاعطاهُ ثم سالهُ ان یصلّی علیه فقام رسول اللہ ﷺ لیصلی علیه فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ فقال یارسول اللہ ﷺ اتصلی علیه وقد نهاك اللہ ان تصلی علیه فقال رسول اللہ ﷺ انما خیّر نی اللہ فقال استغفرلهم اولا تستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعین مرة و سأزیده علی سبعین قال انه منافق فصلی علیه رسول اللہ ﷺ فانزل اللہ عزوجل ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول فوت ہو گیا تو اس کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی (جو نیک مسلمان اور صحابئ رسول تھے) رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور رسول اللہ سے عرض کی کہ اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں تاکہ وہ اپنے باپ (عبداللہ بن ابی) کو اس میں کفن دے سکیں آپ نے ان کو اپنی قمیص عطا فرما دی انہوں نے پھر حضور ﷺ سے عرض کی کہ آپ اس کے باپ کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ نماز جنازہ پڑھانے کیلئے اٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے دامن کو پکڑ کر بولے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔ جس کی نماز پڑھنے سے اللہ تعالٰی نے آپ کو منع فرما دیا ہے۔

تو آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے "آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کیلئے ستر ۷۰ مرتبہ استغفار کریں (ہم ان کو نہیں بخشیں گے)" میں ستر ۷۰ مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے وہ منافق تھا حضور ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اس کے بعد اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(اے محبوب) ان میں سے جو شخص مر جائے اس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔

سوال = اس حدیث پاک سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ عبداللہ بن اُبی منافق تھا پھر کیا وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی قمیص عطا فرمائی اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

جواب = (۱) قمیص عطا کرنے کی وجہ

قمیص دینے کی متعدد وجوہات علمائے کرام نے بیان فرمائی ہیں۔

(۱) جمہور علمائے کرام کے نزدیک قمیص دینے کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں جب قیدی بن کر لائے گئے۔ تو اسوقت انکے جسم پر قمیص نہ تھی۔ اور انکے طویل القامت ہونیکی وجہ سے عبداللہ بن ابی کی قمیص کے علاوہ کسی کی قمیص آپکو پوری نہیں آتی تھی چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن ابی کی قمیص پہننے کیلئے دی گئی تو حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے اس احسان کا بدلہ اتارنے کیلئے اپنی قمیص مبارک اسے عطا فرمائی جسکی تائید بخاری شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

عبداللہ بن محمد ثنا ابن عیینۃ عن عمرو سمع جابر بن عبداللہ قال لما کان یوم بدر اتی با ساریٰ و اتی با لعباس و لم یکن علیہ ثوب فنظر النبی ﷺ قمیصا فوجدوا قمیص عبداللہ بن ابی یقدر علیہ فکساہ النبی ﷺ ایاہ فلذلک نزع النبی ﷺ قمیصہ الذی البسہ قال ابن عیینۃ کانت لہ عند النبی ﷺ ید فاحب ان یکافیہ.

(صیح بخاری)

ترجمہ = "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کی لڑائی کے بعد قیدیوں کو لایا گیا تو اسوقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ (یاد رہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کیلئے قمیص دیکھی تو

صرف عبداللہ بن اُبی کی قمیص انکی ناپ کی تھی آپ نے عبداللہ بن اُبی کی قمیص اپنے چچا کو پہنا دی"

یہی وجہ تھی کہ حضور ﷺ نے اپنی قمیص مبارک عبداللہ بن اُبی کو عطا کی تھی۔

(۲) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ قمیص دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فذکرلنا النبی ﷺ قال وما یغنی عنہ قمیصی من اللہ وانی لأ رجو ان یسلم بذالک الف من قومہ (عمدۃ القاری)

ترجمہ = حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری قمیص اس منافق سے اللہ کا عذاب دور نہیں کرسکتی اور مجھے اُمید ہے کہ میرے اس فعل کے سبب اللہ تعالیٰ ایک ہزار لوگوں کو اسلام میں داخل فرمائے گا۔

(یہی وجہ تھی) کہ اہل خزرج نے جب دیکھا کہ عبداللہ بن اُبی کا بیٹا حضور ﷺ سے قمیص طلب کر رہا ہے اور آپ سے نماز جنازہ کی درخواست کر رہا ہے اور آپ نے اس پر انکار نہیں فرمایا تو خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔

(۳) صاحب روح المعانی علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"عن قتادہ انھم ذکروا القمیص بعد نزول الأیۃ فقال علیہ الصلاۃ والسلام وماعنہ قمیصی واللہ انی لا رجوا ان یسلمہ بہ اکثر من الف من بنی الخزرج وقد حقق اللہ تعالیٰ رجاء نبیّہ کما فی بعض الاثار"

ترجمہ = حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت (اے محبوب انکے لیئے استغفار کرو یا نہ کرو) کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قمیص اس (عبداللہ بن اُبی) سے کوئی چیز دور نہیں کر سکتی۔ خدا کی قسم میں اُمید کرتا ہوں کہ بنی خزرج کے ایک ہزار سے زیادہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے؛ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اُمید کو پورا فرمادیا۔ یعنی بنی خزرج کے کثیر لوگ مسلمان ہو گئے۔

(۴) بعض علماء کرام نے اسکی وجہ یہ بتائی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلیئے اپنی قمیص عطا فرمائی کیونکہ عبداللہ خالص مسلمان اور صحابی تھے۔

(۵) بعض نے کہا کہ حضور ﷺ سے جب بھی کوئی سوال کرتا تو آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے. اور جو چیز آپکے پاس ہوتی آپ اسے عطا فرمادیتے. اسی لیئے آپ نے عبداللہ بن اُبی کو اپنی قمیص عطا فرمادی۔

نمازِ جنازہ پڑھانے کی وجہ

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں

ابراهيم بن المنذر قال حدثنا انس بن عياض عن عبيدالله عن نافع عن ابن عمر انهُ قال لما توفي عبد الله بن ابي جاء ابنهُ عبدالله بن عبدالله الى رسول الله ﷺ فاعطاهُ قميصهُ و امرهُ ان يكفنه فيه ثم قامه يصلّي عليه فاخذ عمر بن الخطاب بثوبه فقال تصلّي عليه وهو منافق وقد نهاك الله ان تستغفرلهم قال انما خيّرني الله او

اخبرنی اللّٰہ فقال "استغفرلهم اولا تستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعین مرة فلن یغفر اللّٰہ لهم"

فقال سأزيده على سبعين قال فصلّى عليه رسول اللّٰہ ﷺ وصلّينا معهٗ ثم انزل عليه ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا باللّٰہ ورسوله وماتوا وهم فاسقون.

(صحیح بخاری)

ترجمہ = حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی فوت ہو گیا. تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس قمیص میں اپنے والد عبداللہ بن اُبی کو کفن دیا جائے پھر حضور ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے. اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے جا رہے ہیں جو منافق تھا۔

آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار عطا فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ "آپ انکے لیئے مغفرت طلب فرمائیں یا نہ فرمائیں. اگر آپ ستر ۷۰ مرتبہ بھی ان کی مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا"۔

حضور ﷺ نے فرمایا میں عنقریب ستر ۷۰ مرتبہ سے زیادہ مغفرت طلب کرونگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کی نماز جنازہ پڑھائی. اور ہم نے آپکی اقتداء میں اسکی نماز جنازہ ادا

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ترجمہ = " آپ ﷺ ان (منافقوں) میں سے کسی کی میت پر کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان میں سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوں۔ تحقیق انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت میں مرے"۔

تشریح = علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن اُبی کے ظاہری احوال کو مدِ نظر رکھ کر یقین کامل سے کہا کہ عبداللہ بن اُبی منافق ہے لیکن حضور تاجدار رسالت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یقین پر عمل نہیں کیا اسلیئے کہ وہ بظاہر مسلمانوں کے حکم میں تھا اور آپ نے اس ظاہری حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسکی نمازِ جنازہ پڑھائی دوسرا یہ کہ آپ نے اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قوم کی تالیف قلوب چاہتے تھے۔

ابتدائے اسلام میں رسول اللہ ﷺ مشرکین کی دی ہوئی تکلیفوں پر صبر فرماتے رہے اور انہیں معاف کرتے رہے پھر آپکو مشرکین سے جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے کا حکم ہوا اور جو لوگ بظاہر مسلمان ہو گئے تھے چاہے باطن میں وہ اسلام کے مخالف تھے انکے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ درگزر فرماتے رہے اور انہیں کسی صورت متنفر نہیں ہونے دیا اور ان کی تالیفِ قلوب کو مدِ نظر رکھا۔

جب مسلمانوں نے مکہ فتح کرلیا اور مشرکین اسلام میں داخل ہونے لگے کفار تعداد میں بہت کم اور کافی پست ہو گئے تب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ منافقین کو ظاہر کر دیں عبداللہ بن اُبی کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا واقعہ اسوقت پیش آیا جب صراحت کے ساتھ منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے کی ممانعت نہیں تھی اس وضاحت کے بعد آپ پر عبداللہ بن اُبی کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعتراض دور ہو جاتا ہے۔

(فتح الباری)

تالیفِ قلوب = کسی کے دل کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے کوئی فعل کرنا تاکہ سامنے والا متاثر ہو کر اسکا راستہ چلے۔

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عبداللہ بن اُبی کے بیٹے جو کہ نہایت ہی نیک و صالح مسلمان اور صحابی رسول تھے کی دلجوئی اور عزت افزائی مقصود تھی اور اس وقت چونکہ اُنکی قوم مسلمان نہیں ہوئی تھی اللہ ارسول اللہ ﷺ اُنکی تالیف قلوب چاہتے تھے تاکہ یہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی قمیص عطا فرمانے اور نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بنی خزرج کی قوم کے ایک ہزار سے زائد لوگ آپکے اس فعل سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

سوال = عبداللہ بن اُبی کی وفات ۹ھ کو ہوئی اور ہجرت سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کو کافروں کیلئے استغفار کرنے سے منع کیا گیا جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم .

(سورہ توبہ آیت ۔ ۱۱۳)

ترجمہ = "نبی اور ایمان والوں کی شان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کیلئے مغفرت طلب کریں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں۔ حالانکہ یہ انکے لیئے ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ جہنمی ہیں"

اس آیت میں ہجرت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو مشرکین کیلئے مغفرت طلب کرنے سے منع کیا گیا تو پھر ہجرت کے نو ۹ سال بعد آپ نے عبداللہ بن اُبی کیلئے مغفرت کی دُعا کیوں کی ؟۔

جواب = ہجرت سے پہلے جب آپکے چچا ابو طالب فوت ہوئے تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک مجھے منع نہیں کیا جائیگا میں اپنے چچا کیلئے استغفار کرتا رہوں گا۔ تو اس وقت آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرکین کیلئے استغفار کرنے سے اسلیئے منع فرمایا کہ اُسوقت آپ نے اپنے چچا کیلئے مغفرت کے حصول کی نیت سے دُعا کی تھی۔ لیکن عبداللہ بن اُبی کیلئے استغفار کرنا مغفرت کے حصول کی نیت سے نہیں بلکہ اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دلجوئی' عزت و آبرو اور اُسکی قوم کی تالیف قلوب مقصود تھی۔ کیونکہ آپ نے خود وضاحت فرمادی تھی کہ میری نماز اور میری قمیض اُسے نفع نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ میرے اس فعل کے سبب اُسکی قوم کے ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے لہذا اعتراض رفع ہو گیا۔

نفاق کے بارے میں فقہی مسائل

منافق کی دو قسمیں ہیں

۱) منافق اعتقادی   ۲) منافق عملی

۱) منافق اعتقادی = وہ شخص جو زبان سے اسلام کو ظاہر کرے اور دل میں کفر کو چھپا کر رکھے جیسے عبداللہ بن ابی منافق اعتقادی کفر کی بدترین قسم ہے اور جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے

۲) منافق عملی = وہ شخص جسکے ایمان میں تو کسی قسم کی خرابی نہ ہو مگر اسکی سیرت و کردار میں منافقانہ پن ہو جیسے جھوٹا شخص، بد عہد، خیانت کرنے والا اور گالی بکنے والا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر.

(مشکوۃ شریف)

ترجمہ = وہ شخص جس میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان خصلتوں میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہو گی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب اسکے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو دغا بازی سے کام لے اور جب لڑائی جھگڑا کرے تو گالیاں بکے اس حدیث میں منافق سے مراد منافق عملی ہے۔

عقیدہ :۔

(۱) کسی مسلمان کو منافق اعتقادی جان کر منافق کہنا کفر ہے

(۲) منافق عملی فاسق وفاجر ہوتا ہے کافر نہیں۔

(۳) فی زمانہ منافق اعتقادی کا حکم کسی پر نہیں لگا سکتے اب یا تو کافر ہیں مشرک

(۴) آج کل عموماً منافق کا لفظ منافق عملی کے لیے بولا جاتا ہے

مدینہ :۔ مفت تقسیم کرنے والے اسلامی بھائیوں کو مکتبہ کی جانب سے خصوصی رعایت دی جائے گی۔